فَضْلُ اللّٰهِ الْأَكْبَرُ فِي إِثْبَاتِ الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ

جہاد اکبر کو ثابت کرنے میں اللہ کا بہت بڑا فضل

جہادِ اکبر

از قلم

حضرت علامہ الحاج المفتی

فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

فیض ملت پبلی کیشنز

مرکز اہلسنت جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور 0300-3471874

فَضْلُ اللہِ الْأَ کْبَرُ فِیْ إِثْبَاتِ الْجِہَادِ الْاَ کْبَرِ

جہاد اکبر کو ثابت کرنے میں اللہ کا بہت بڑا فضل

مصنف

حضور مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، شیخ القرآن وحدیث، خلیفۂ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ الحافظ مفتی پیر محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صفحات: }{: 24 صفحات

سن اشاعت: }{: شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ بمطابق مئی 2017ء

قیمت: }{:

تعاون: }{: محبانِ حضور فیض ملت

ناشر

فیض ملت پبلیکیشنز

پیش لفظ

الحمدللہ عزوجل! مفسرِ اعظم پاکستان، فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اشاعتی ادارہ ''فیض ملت پبلیکیشنز'' وجود میں آیا ہے۔ اِس ادارہ نے یہ عہد کیا ہے کہ حضور فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے علمی شہ پاروں کوشائع کر کے عام کریں گے۔

یہ ادارہ اپنی استطاعت کے مطابق اس کارِ عظیم کے لئے کوشاں رہے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس ادارہ کواس عظیم مشن میں کامیابی عطافرمائے۔

آپ بھی اِس ادارے کی سرپرستی فرمائیں اور ہر ممکن معاونت بھی فرمائیں تاکہ یہ ادارہ اپنی تمام تر قوت وتوانائی کے ساتھ حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کا علمی خزانہ پوری دنیا میں پھیلا سکے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد کوکب ریاض اُویسی

اس رسالہ سے حاصل ہونے والی رقم سے اگلی کتاب شائع کی جائے گی لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں بھرپور حصہ ملائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اما بعد! جہاد کے فضائل میں بے شمار کتب اسلامی بھری پڑی ہیں لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ جہاد کی دو قسم ہیں ''جہادِ اصغر و جہادِ اکبر'' جہادِ اصغر کا تو ہر کوئی قائل ہے لیکن جہادِ اکبر کے قائل کوئی کوئی ہیں پھر اس کے عامل تو اقل قلیل [1] ہیں۔ اسی لئے فقیر کا ارادہ ہوا کہ اس رسالہ میں جہادِ اکبر کے متعلق کچھ عرض کروں تاکہ جہاں عوام جہادِ اصغر کے فضائل کے قائل ہیں وہاں اِنہیں معلوم ہو کہ جب جہادِ اصغر اتنی بڑی شانوں والا ہے تو جہادِ اکبر کی کیا شان ہوگی اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ جہادِ اصغر کبھی کبھی میدانوں میں ہوتا ہے لیکن جہادِ اکبر ہر آن ہر لحظہ جاری ہے اور مجاہد فی الجہاد الاصغر شہید تو سمجھا جاتا ہے لیکن اکثر کے مزارات کا بھی علم نہیں لیکن جہادِ اکبر کے مجاہدین کے مزارات کی زیارات جاری ہے۔ بعض جہادِ اصغر کو تسلیم کرنے والے بجائے جہادِ اکبر پر عاشق ہونے کے شرک کی فتویٰ گری میں جہاد سمجھتے ہیں۔ فقیر سب سے پہلے اکابر امت اور مشائخ ملت کے وہ اقوال نقل کرتا ہے جو اُنہوں نے جہادِ اکبر کے فضائل میں ارشاد فرمائے ہیں۔

---

(1) بہت تھوڑے، قلیل ترین

فضائلِ جہادِ اکبر
از اقوال علمائے ملت

صاحب تفسیر مظہری نے ذکر کیا ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل آدمی أنجى من عذاب الله من ذكر الله (الى ان قال) قلنا: المراد بالذكر فى هذا الحديث الحضور الدائمى الذى لا فتور فيه لا الصلاة والصوم اللذين هما حظ الزهاد وهو المراد من الجهاد الأكبر فيما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد رجع من الغزو رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر فان قيل ألم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان فى الجهاد الأصغر مشتغلًا بالجهاد الأكبر قلنا: نعم كان مشتغلًا بذلك لكن الحال تتفاوت بمزيد الاهتمام والله اعلم (2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر انسان کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دلانے والا کوئی اور عمل نہیں ہے (آگے فرماتے ہیں) اس حدیث میں ذکر سے مراد دائمی حضور ہے جس میں کوئی نقص وغیرہ نہ ہو، نماز اور روزہ مراد نہیں ہے جو زاہدوں کا حصہ ہے۔ غزوہ سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان "رجعنا من

(2) تفسیر المظھری، پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 216، الجز 1، الصفحۃ 288، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" سے بھی یہی مراد ہے اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد اصغر میں ہوتے ہوئے جہادِ اکبر میں مشغول نہ تھے ہم کہتے ہیں ہاں اس میں مشغول تھے لیکن مزید اہتمام کی بدولت حال تبدیل ہوجاتا ہے۔

یہی علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری میں آیت "حَقَّ جِهَادِهٖ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں

قال عبد الله بن المبارك هو مجاهدة النفس والهوى وهو الجهاد الأكبر وهو حق الجهاد قال البغوى وقد روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من غزوة تبوك قال رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر قال البغوى أراد بالجهاد الأصغر لجهاد مع الكفار وبالجهاد الأكبر الجهاد مع النفس واخرج البيهقى فى الزهد عن جابر رضى الله عنه قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم قوم غزاة فقال قد متم خير مقدم من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر قيل وما الجهاد الأكبر؟ قال مجاهدة العبد لهواه قال البيهقى هذا اسناد فيه ضعف۔ (3)

(3) تفسیر المظهری، پارہ 17، سورۂ الحج، آیت 22، الجز 6، الصفحة 266، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

فائدة: قوله صلى الله عليه وسلم قدمتم خير مقدم من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر يفيد أن الجهاد الأكبر يعين المجاهدة مع النفس انما يتأتى للمريد بمصاحبة الشيخ الكامل المكمل فانهم لما قدموا على النبى صلى الله عليه وسلم بعد المحاربة مع الكفار اكتسبوا ببركة صحبته وانعكاس أشعة أنواره صفاء فى القلب وفناء فى النفس وقوله رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر الضمير للمتكلم مع الغير والمراد منه اسناد الرجوع الى من معه من الصحابة فانهم كانوا فى حالة الجهاد مشغولين بمحاربة الكفار وان كانوا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى مصاحبته لكن كان غالب هممهم مدافعة الكفار ثم إذا صاروا فى المدينة مقيمين مع النبى صلى الله عليه وسلم لم يكن حينئذ همهم الا الاقتباس لأنواره والاقتفاء بمعالم آثاره وأخذ العلوم الظاهرة والباطنة من جنابه صلى الله عليه وسلم (4)

ترجمه: عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس اور خواہشات کے خلاف مجاہدہ کرنا

(4) تفسیر المظھری، پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 77، الجز 6، الصفحۃ 267، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان

ہی اس کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنا ہے اور یہی جہادِ اکبر ہے۔

امام بغوی نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس ہوئے ہیں۔

امام بغوی کا کہنا ہے کہ یہاں جہادِ اصغر سے مراد کفار سے اور جہادِ اکبر سے مراد نفس سے جہاد کرنا ہے۔

امام بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غازیوں کا ایک گروہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جہاد اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف آ گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جہادِ اکبر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ کا اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرنا۔

قاضی ثناء اللہ صاحب ''فائدہ'' کا عنوان دے کر مزید لکھتے ہیں

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بیان "قدمتم خیر مقدم من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" سے یہ معلوم ہوا کہ جہادِ اکبر یعنی نفس سے مجاہدہ کرنا مرید کو کامل و مکمل شیخ کی مُصاحبت (ساتھ رہنا) سے حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ وہ لوگ بھی جب کفار کے ساتھ جنگ کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی برکت اور آپ کی ضیاء پاشیوں کی تجلیات سے قلب میں صفائی اور فنا فی النفس کا مقام حاصل کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان "رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" میں ''رجعنا'' صیغہ جمع متکلم ہے اور اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھ موجود تمام صحابہ کرام کی طرف ہے

اس لئے کہ وہ لوگ حالتِ جہاد میں تو کفار کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہوتے تھے اور جب مدینہ شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار وتجلیات سے اقتباس اور آپ کے آثار سے اکتسابِ فیض اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بارگاہ اقدس سے ظاہری وباطنی علوم کے حصول کے علاوہ ان کا کوئی اور کام ہوتا ہی نہیں تھا۔

دوسرے مقام پر علامہ مظہری "فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں

قال الحسن وزيد بن اسلم إذا فرغت من جهاد عدوك فانصب فى عبادة ربك وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر [5]

حسن اور زید بن اسلم نے کہا ہے کہ جب آپ اپنے دشمنوں کی لڑائی سے فارغ ہوجائیں تو اپنے رب کی عبادت میں محنت ومشقت برداشت کریں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان "رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" کا بھی یہی معنی ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں تو اس جہاد (جہادِ اکبر) کا حاصل مطلب دل کو غیر اللہ کی طرف مائل ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت واطاعت میں مستغرق کرنا ہے۔ [6]

(5) تفسیر المظھری، پارہ 30، سورۃ الانشراح، آیت 7، الجز 10، الصفحة 271، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

(6) تفسیر الفخر الرازی، تابع سورۃ النساء، آیت 95، الجز 11، الصفحة 10، دار الفکر بیروت

تفسیر بحر محیط میں ہے کہ جہاد قسم کا ہوتا ہے جہادِ اصغر اور جہادِ اکبر۔ پس جہادِ اصغر تو کافروں سے مقابلہ کرنا ہے اور جہادِ اکبر نفس کے خلاف لڑنا ہے اور اس کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان ہے "رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر" اور نفس کے خلاف جہاد کرنا اس لئے جہادِ اکبر ہے کہ جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا تو گویا اس نے دنیا کے خلاف جہاد کیا اور جو بھی شخص دنیا میں غالب آئے گا اس کے لئے دشمنوں کے ساتھ مجاہدہ کرنا آسان ہوجائے گا۔(7)

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں

وفضل الجهاد عظيم وكيف وحاصله بذل أعز المحبوبات وإدخال أعظم المشقات عليه وهو نفس الإنسان ابتغاء مرضاة الله وتقربا بذلك إليه تعالى وأشق منه قصر النفس على الطاعات فى النشاط ودفع الكسل على الدوام ومجانبة أهويتها ولذا قال وقد رجع من غزاة رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر ويدل على هذا أنه أخره فى الفضلية عن الصلاة على وقتها۔(8)

جہاد کی فضیلت بہت بڑی ہے اور کیونکر نہ ہو اس لئے کہ جہاد کا اصل حاصل تو نفس انسان کا اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور اس کے قرب حاصل کرنے کے لئے محبوب ترین

(7) تفسیر البحر المحیط، سورۃ النسا، الآیات: ۹۴-۱۰۰، الجز 3، الصفحة 346، دار الکتب العلمیة بیروت

(8) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجهاد، الجز 7، الصفحة 319، دار الکتب العلمیة بیروت

اشیاء کو خرچ کرنا اور سخت مشکلات و مشقتوں کو جھیلنا ہے اور اس سے بھی زیادہ مشکل یہ کہ نفس کو حالتِ خوشی میں اس کی عبادت پر پابند کرنا اور خود سے سستی و کاہلی کو ہمیشہ دور کرنا اور نفسانی خواہشات سے بچانا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ سے واپس ہوتے وقت فرمایا تھا "رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر" اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فضیلت کے اعتبار سے وقت پر نماز پڑھنے سے مؤخر فرمایا ہے۔

دیوبندی مولوی محمد زکریا کاندھلوی لامع الدراری علیٰ جامع البخاری جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ پر لکھتا ہے

الجهاد بحسب الاصطلاح قتال الكفار لتقوية الدين

یعنی اصطلاح میں جہاد دین کی تقویت کی خاطر کافروں کے ساتھ قتال کرنے کو کہا جاتا ہے۔

مزید لکھتا ہے

وفی اوجز قال راغب الجهاد والمجاهدة استفراغ الوسع فی مدافعة العدو والجهاد ثلثة اضرب مجاهدة العدو الظاهر و الشيطن والنفس وقد قال النبی صلی الله عليه وسلم المجاهد من جاهد نفسه كذا فی المشكوٰة شعب البيهقی وقال ابن العربی فی العارضة هذا مذهب الصوفية ان الجهاد الاكبر جهاد العدو الداخل وهو النفس قالوا وهو المراد بقوله تعالیٰ "وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" وليس

المجاھد من جاھد العدو المبائن وانما المجاھد من جا ھد العدو المخالط و کذا قال النبی صل ی اللہ علیہ وسلم وقد رجع من غزاۃ رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر اھ ۔ مختصرا و ھذا حدیث معروف عند الصوفیۃ ذکر الغزالی فی عدۃ مواضع من الاحیاء

محمد زکریا نے اوجز المسالک میں نقل کیا ہے کہ امام راغب نے فرمایا ہے کہ دشمن کے دفاع میں تمام تر کوشش کرنا جہاد اور مجاہدہ ہے اور جہاد کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ظاہری دشمن سے جہاد

(۲) شیطان سے جہاد

(۳) نفس سے جہاد

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجاہد تو وہ ہے جو نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔

شعب بیہقی کی روایت سے مشکوٰۃ شریف میں بھی اسی طرح ہی ہے۔

حضرت ابن عربی نے العارضہ میں فرمایا کہ صوفیاء کے مذہب کے مطابق داخلی دشمن یعنی نفس کے خلاف جہاد کرنا جہادِ اکبر ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے'' سے بھی یہی مراد ہے وہ شخص مجاہد نہیں جو خارجی دشمن سے جہاد کرتا ہے مجاہد تو وہ شخص ہے جو مخلوط (اندرونی نفسانی) دشمن

سے جہاد کرتا ہے اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ سے واپس ہوتے وقت فرمایا تھا" رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر" یہ حدیث صوفیاء کے نزدیک بہت ہی معروف ہے امام غزالی نے بھی اسے احیاء العلوم میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔

خلاصه} مندرجہ بالا سطور میں مفسرین اور محدثین کی اس تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے گھر اور گاؤں میں رہتے ہوئے کامل علماء دین کی صحبت سے اکتسابِ فیض اور علم وعرفان حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دل وجان سے مستغرق ومشغول رہنا اوراس پر مداومت کرنا ہی جہادِ اکبر ہے نہ کہ عبادت کے نام پر گھر بار چھوڑ چھاڑ کر در در کی خاک چھانتے رہنا (اس لئے بھی کہ ایسا کرنے سے نفس اور اہل خانہ کے حقوق کی پامالی بھی ہوتی ہے اور کوئی بھی شخص حقوق العباد کو پامال کر کے جہاد کا ثواب کبھی بھی حاصل نہیں کرسکتا) نصرانیت کے نزدیک تو ایسا کرنا عبادت ہوسکتا ہے لیکن اسلام نے اسے رہبانیت قرار دے کر منع فرمایا ہے۔

تفسیر جمل صفحہ ۳۸۲ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مجاہدہ کرنا ہی جہادِ اکبر ہے۔

روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۶ پر ہے کہ نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہی جہادِ اکبر ہے۔ (9)

فائدہ: اولیائے کرام وصوفیہ عظام کا شیوہ اور زندگی کا اصل مقصد ہی نفس سے جہاد کرنا اور معرفت الٰہی حاصل کرنا ہے اسی کا نام جہادِ اکبر ہے اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

---

(9) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، سورۃ الحج، الجز 21، الصفحة 16، احیاء التراث العربی بیروت

جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مذکورہ ثواب تو صرف میدانِ جنگ میں لڑنے کے لئے گھر سے نکلنے والے شخص کے لئے ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ جہاد کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ احادیث سے بھی اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ قتال مع الکفار، جہاد مع النفس اور جہاد مع الشیطن جہاد کی اقسام ہیں اور ان سب میں مابہ الاشتراک اعلاکلمۃ اللہ ہے۔ چنانچہ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ جہاد بہتر نیکی اس وجہ سے ہے کہ اس میں دین کی اشاعت اور ترویج ہوتی ہے پھر لکھا ہے کہ اس سے بہتر عمل علومِ ظاہریہ باطنیہ کی تعلیم و تعلم ہے کیونکہ اس سے حقیقتِ اسلام کی اشاعت ہوتی ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مساعی کا ایک فرد تبلیغ و وعظ بھی ہے اس لئے مذکورہ ثواب مبلغ کو بھی ملے گا۔ اسی طرح فی سبیل اللہ مفہوم بھی وسیع ہے۔ تفسیر مظہری میں اس کی تفسیر جہاد، تحصیل علومِ ظاہریہ باطنیہ وغیرہ ذالک من ابواب الخیر سے کی گئی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص طلب علم کے لئے نکلا تادمِ واپسی وہ فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور اس میں اس کے لئے متعدد وجوہات بیان کی گئی ہیں اسی لئے وعظ و تبلیغ، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور دینی اسلامی کتب کی نشر و اشاعت و دیگر امور جو اسلام پھیلانے سے متعلق ہیں تمام جہاد فی سبیل اللہ کا شعبہ ہیں۔

جہاد کا بیان قرآن میں

لفظ ”جَاهَدُوْا“ 6 مرتبہ ”تُجٰهِدُوْنَ“ 1 جگہ ”يُجَاهِدُوا“ 2 دفعہ ”يُجَاهِدُوْنَ“

1 جگہ "جَهْدَ" 5 مرتبہ "جُهْدَهُمْ" 1 مرتبہ "جِهَادٍ" 1 مرتبہ "جَاهَدَا" 2 مرتبہ "اَلْمُجَاهِدُوْنَ" 1 مرتبہ "اَلْمُجَاهِدِيْنَ" تین مرتبہ آیا ہے۔

جہادِ اکبر کے شعبہ ذکر اللہ کے فضائل

آیاتِ مذکورہ کے متعلق قاضی ثناء اللہ تفسیر مظہری سورۂ توبہ کی آیت ۱۹ کے تحت لکھتے ہیں

فان دوام الذكر أفضل من الجهاد لقوله صلى الله عليه وسلم ما من شيء أنجى من عذاب الله من ذكر الله[10]

ہمیشہ ذکر کرنا (ذکر پر مداومت) جہاد سے افضل ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے۔

اسی تفسیر مظہری ہی میں سورۂ بقرہ کی آیت 216 کے تحت فضیلت جہاد سے متعلق احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ احادیث نماز، روزہ اور نوافل پر جہاد کی افضیلت پر دلالت کرتی ہیں نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد سے مراد صرف غزوہ ہی مراد نہیں بلکہ عام ہے جس میں نفس سے جہاد بھی شامل ہے۔ (11)

(10) تفسیر المظہری، سورۃ التوبۃ، آیت 19، الجز 4، الصفحۃ 137، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

(11) تفسیر المظہری، پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 216، الجز 1، الصفحۃ 288، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

احادیث مبارکہ

احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد صرف غزوات میں شمولیت کا نام نہیں بلکہ یہ عام ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاۃُ عَلٰی مِیقَاتِہَا قُلْتُ ثُمَّ أَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَیٌّ قَالَ الْجِہَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَسَکَتُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُہُ لَزَادَنِی (12)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے ارشاد ہے نماز کا وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کیا پھر کون سا، فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد میں خاموش ہوگیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزید دریافت کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِیمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُولِہِ قِیلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِہَادٌ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ قِیلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ

(12) صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الجہاد والسیر، حدیث 2782، الجزء 2، الصفحۃ 301، دار احیاء التراث العربی بیروت

حَجٌّ مَبْرُورٌ(13)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا بُرائیوں سے پاک حج۔

فائدہ: ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے ہر جگہ پر عام معنی مراد نہیں ہوتا۔ ہر جگہ پر مذکورہ الفاظ کو مفہوم کُلی پر محمول کرنا دین اسلام سے عدم واقفیت اور اس کی بنیادیں کمزور کرنے کے مترادف ہے۔

جہاد کا لغوی اور شرعی معنی

الجهاد بكسر الجيم أصله فى اللغة الجهد وهو المشقة وفى الشرع بذل الجهد فى قتال الكفار لإعلاء كلمة الله تعالى والجهاد فى الله بذل الجهد فى أعمال النفس وتدليلها فى سبيل الشرع(14)

(13) صحيح البخارى، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، حديث 1519، الجز 1، الصفحة 470، دار احياء التراث العربى بيروت

صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالىٰ أفضل الاعمال، حديث 151، الصفحة 64، دار الفكر بيروت

(14) عمدة القارى شرح صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، الجز 14، الصفحة 109، دار الكتب العلمية بيروت

جہاد جیم کے زیر کے ساتھ۔ لغت میں اس کی اصل جھد ہے جس کا معنی مشقت کرنا اور اصطلاع شرع میں اس سے مراد کفار کا قتال ہے اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے سبب اور جہاد اللہ کی راہ میں اور کوشش ہے اعمال میں اپنے نفس سے اور اسے شریعت پر لانے کی۔

الجهاد بكسر أوله وهو لغة المشقة وشرعا بذل المجهود فی قتال الكفار مباشرة أو معاونة بالمال أو بالرأی أو بتكثير السواد أو غير ذلك وفی المغرب جهده حمله فوق طاقته وَالْجِهَادُ مَصْدَرُ جَاهَدْتُ الْعَدُوَّ إِذَا قَابَلْتَهُ فِي تَحَمُّلِ الْجُهْدِ، أَوْ بَذَلَ كُلٌّ مِنْكُمَا جُهْدَهُ ; أَيْ: طَاقَتَهُ فِي دَفْعِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ غَلَبَ فِي الْإِسْلَامِ عَلَى قِتَالِ الْكُفَّارِ (15)

جہاد جیم پر زیر کے ساتھ۔ لغوی طور پر اسم مشتق ہے اور اصطلاح شریعت میں کوشش کرنا کفار کے قتال کی براہ راست یا اس میں مدد کرنا مال سے یا مشورے سے یا کثیر افراد سے یا اس کے علاوہ اور مغرب میں وہ کوشش کرے اپنی طاقت سے زیادہ اور جہاد مصدر ہے اس کا معنی کوشش کرنا دشمن کے خلاف جب وہ سامنے آجائے کوشش کرنے میں یا بنانا تم دونوں میں سے اس کی کوشش کو یعنی اس کی طاقت کو اس طاقت والے کو ختم کرنے کے ساتھ پھر غالب ہونا دار السلام میں قتال کفار سے۔

الجهاد بحسب الاصطلاح قتال الكفار لتقرية الدين

(15) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الجز 7، الصفحة 319، دار الكتب العلمية بيروت

(الامع الدراری شرح بخاری)

یعنی اصطلاح میں جہاد دین کی تقویت کی خاطر کافروں کے ساتھ قتال کرنے کو کہا جاتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللّٰہُ أَیْ ضَمِنَ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ أَیِ الْجِھَادِ (16)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے ضمانت دی ہے جو اس کے راستے میں نکلا یعنی جہاد کے لئے۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ (17)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلودہ ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

أن أعرابیا أتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الرجل یقاتل للذکر ویقاتل للأجر ویقاتل لیری مکانہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(16) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الجہاد، الجز 7، الصفحۃ 319، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(17) صحیح البخاری، کتاب الجہاد و السیر، باب من أغبرت قدماہ فی سبیل اللہ، حدیث 2811، الجز 2، الصفحۃ 309، دار احیاء التراث العربی بیروت

وسلم (من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله)[18]

ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص قتال کرتا ہے شہرت کے لئے اور قتال کرتا ہے اجرت کے لئے اور قتال کرتا ہے اللہ کی راہ میں تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

هو فى الحقيقة كل سبيل يطلب فيه رضاه فيتناول سبيل طَلَبِ الْعِلْمِ وَحُضُورِ صَلَاةِ جَمَاعَةٍ وَعِيَادَةِ مَرِيضٍ وَشُهُودِ جِنَازَةٍ وَنَحْوِهَا، وَلَكِنَّهُ عِنْدَ الْإِطْلَاقِ يُحْمَلُ عَلَى سَبِيلِ الْجِهَادِ[19]

یہی حقیقت میں ہے کہ ہر وہ راستہ مطلوب ہو جس میں اللہ کی رضا تو پس شامل ہوگا اس راستے میں علم حاصل کرنا اور نماز باجماعت میں حاضر ہونا اور مریض کی عیادت کرنا اور جنازے میں جانا اور اسی کی مثل دیگر مگر مطلق اللہ کی راہ سے جہاد ہی مراد لیا جاتا ہے۔

فِي سَبِيلِ اللهِ : أَيْ بِالِاسْتِمْرَارِ فِي الْقِتَالِ مَعَ الْكُفَّارِ خُصُوصًا فِي خِدْمَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ

(18) مسند ابی عوانة، كتاب الجهاد، بيان الخبر الدال على أن من أحب أن يكون ممن يقاتل فى سبيل الله، حديث 7428، الجز 4، الصفحة 486، دار المعرفة بيروت

(19) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الجز 7، الصفحة 329، دار الكتب العلمية بيروت

اللہ کی راہ میں یعنی کفار کے ساتھ جہاد جاری رکھنے کے بارے میں خاص طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔[20]

ویطلق أیضا علی مجاهدة النفس والشیطان والفساق[21]

اوراس کا اطلاق ہوتا ہے اپنے نفس اور شیطان اور فسق سے بچنے والے پر بھی۔

قوله حدثنا سفیان هو الثوری قوله عن أبی حازم هو بن دینار قوله الروحة والغدوة فی سبیل الله أفضل[22]

اوران کا کہنا ہمیں پہنچا ہے امام سفیان ثوری سے اورانہوں نے قول بیان کیا ابی حازم سے جو ابن دینار تھے اللہ کی راہ میں دن رات بسر کرنا افضل ہے۔

قال الا أن المتبادر عند الإطلاق من لفظ سبیل الله الجهاد[23]

اورکہا کہ مگر یہ کہ اس کا اطلاق اللہ کی راہ میں جہاد پر ہوگا۔

قال بن الجوزی إذا أطلق ذکر سبیل الله فالمراد به الجهاد وقال القرطبی سبیل الله طاعة الله فالمراد من صام

(20)مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الجهاد، الجز 7، الصفحة 361، دار الکتب العلمیة بیروت

(21)فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، الجز 6، الصفحة 3، دار المعرفة بیروت

(22)فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، الجز 6، الصفحة 14، دار المعرفة بیروت

(23)فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، الجز 6، الصفحة 29، دار المعرفة بیروت

قاصدا وجه الله قلت ويحتمل أن يكون ما هو أعم من ذلك ثم وجدته في فوائد أبي الطاهر الذهلي من طريق عبد الله بن عبد العزيز الليثي عن المقبري عن أبي هريرة بلفظ ما من مرابط يرابط في سبيل الله فيصوم يوما في سبيل الله الحديث وقال بن دقيق العيد العرف الأكثر استعماله في الجهاد فإن حمل عليه كانت الفضيلة لاجتماع العبادتين (24)

ابن الجوزی نے کہا جب مطلق اللہ کی راہ ذکر کیا جائے تو اس سے مراد جہاد ہوگی اور امام قرطبی نے فرمایا اللہ کی راہ اس کی اطاعت ہے تو اس سے مراد وہ ہے جس نے روزہ رکھا اللہ کے لئے ارادۃً اور میں کہتا ہوں کہ یہ احتمال رکھتا ہو اس سے بھی زیادہ عموم کا اور پھر یہ پایا گیا ابو طاہر الذہلی کے فوائد میں عبد اللہ بن عبد العزیز لیثی کے طریق سے اور وہ مقبری سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ کے ساتھ کہ جو رابطہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں رابطہ کرے اور ایک دن اس کی راہ میں روزہ رکھے۔(الحدیث) اور کہا ابن دقیق نے عبد عرف کا اطلاق اکثر نے جہاد پر کیا ہے کہ اس میں فضیلت ہے عبادتوں کے جمع ہونے کے سبب۔

وَأَنْفِقُوا أموالكم فِي سَبِيلِ اللهِ في الجهاد (25)

(24)فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسير، الجز 6، الصفحة 48، دار المعرفة بیروت

(25)تفسیر المظهری، سورة البقره، آیت 195، الجز 1، الصفحة 242، دار احياء التراث العربی بیروت

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو جہاد میں اپنے اموال سے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ يعنى سافرتم وذهبتم فِي سَبِيلِ اللهِ للجهاد (26)

اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو مارو یعنی سفر کرو اور آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

لما أصابهم فى سبيل الله فى أثناء القتال (27)

ان کے لئے جنہیں پہنچی اللہ کی راہ میں قتال کے وقت

فى سبيل الله أى فى الجهاد (28)

اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں

الذين امنوا يقاتلون فى سبيل الله كلام مستأنف سيق لتشجيع المؤمنين وترغيبهم فى الجهاد أى المؤمنون إنما يقاتلون فى دين الله (29)

وہ لوگ جو ایمان لائے قتال کیا اللہ کی راہ میں یہ کلام مستانف ہے مومنوں کو شجاع

(26)تفسیر المظہری، سورۃ النساء، آیت 95، الجز 2، الصفحۃ 415، دار احیاء التراث العربی بیروت

(27)تفسیر روح المعانی، سورۃ آل عمران، آیت 146، الجز 4، الصفحۃ 83، احیاء التراث العربی بیروت

(28)تفسیر روح المعانی، سورۃ الحج، آیت 57، الجز 17، الصفحۃ 187، احیاء التراث العربی بیروت

(29)تفسیر روح المعانی، سورۃ النساء، آیت 76، الجز 5، الصفحۃ 84، احیاء التراث العربی بیروت

بنانے اوران کو جہاد میں ترغیب دلانے کے لئے چلایا گیا ہے یعنی مومن محض اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے قتال کرتے ہیں

"وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰہِ المقاتلة فی سبیل الله هو الجهاد لإعلاء كلمة الله وإعزاز الدين [30]

اورقتال کرو اللہ کی راہ میں قتال اللہ کی راہ میں وہ جہاد ہے جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے ہو اور دین کو اعزاز دینے کے لئے۔

الذين أُحصِرُوا فِي سَبِيلِ الله هم الذين أحصرهم الجهاد [31]

جولوگ اللہ کی راہ میں باندھ دیئے گئے وہ وہ لوگ ہیں جن کو جہاد پر مامور کیا گیا ہے۔

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ" بالسيف [32]

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کفار سے جہاد کرو تلوار کے ساتھ۔

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ اور بھی کئی کتب سے حوالے دیئے جاسکتے ہیں مگر طوالت کے خوف سے ان ہی پر اکتفاء کر لیتا ہوں۔ ان تمام بیان سے لفظ جہاد، جہادِ فی سبیل اللہ کا معنی اور مفہوم واضح ہوجاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ لفظ جہاد کا عام معنی اگر چہ مشقت اور تکلیف ہی ہے مگر اس کا شرعی معنی خاص ہے یعنی کافروں سے جنگ میں کوشش کرنا۔

(30) تفسیر الکشاف، سورۃ البقرۃ، آیت 190، الصفحۃ 116، دار المعرفۃ بیروت

(31) تفسیر الکشاف، سورۃ البقرۃ، آیت 273، الصفحۃ 152، دار المعرفۃ بیروت

(32) تفسیر الکشاف، سورۃ التوبۃ، آیت 73، الصفحۃ 442، دار المعرفۃ بیروت

علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں جہاد فی اللہ اور جہاد فی سبیل کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں جہاد لغوی طور پر اس کی اصل **"جھد"** ہے اور وہ مشقت ہی ہے اور شریعت میں کافروں کے ساتھ جنگ میں مشقت اور کوشش کرنا ہے اور جہاد فی اللہ اعمالِ نفس میں مشقت اور کوشش کرنا اور نفس کو شریعت کے راستے میں ذلیل کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ کتب وتفسیر واحادیث میں ہے کہ جہاں جہاد فی سبیل اللہ مطلق ذکر ہو وہاں فی سبیل اللہ سے وہ جہادِ اکبر ہی مراد لیتے ہیں اور جہاں دوسرے معنی مراد ہوں تو وہاں پر قید اور سیاق وسباق سے جو بھی معنی مفہوم ہو وہی مراد ہوگا۔ ہر جگہ پر عام معنی اور لفظ کو تمام محتملہ معانی پر محمول کرنا کسی بھی کتاب سے ثابت نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا دین وشریعت کے قواعد کے خلاف اور دین میں تحریف کرنے مترادف ہے مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"اَلْعَیْنُ حَقٌّ" (33) نظر کا لگ جانا درست ہے۔

عین چشم انسان کو بھی کہتے ہیں، چشم سورج کو بھی اور جاسوس کو بھی کہتے ہیں اور گھٹنے کو بھی۔ تو کیا اب تک علماءِ حق میں سے کسی نے بھی یہ کہا ہے کہ آنکھ حق ہے مفہومِ کُلی کے اعتبار سے یہ تمام معانی یہاں مراد ہیں لیکن اس ارشاد میں صرف یہی معنی مراد لیا گیا ہے کہ نظر بد کا لگنا برحق ہے اسی طرح دیگر الفاظ کے معنی بھی اپنے سیاق وسباق ہی سے مراد لئے جاتے ہیں اور اسی مناسبت سے لفظ کی تعبیر عام لفظ وغیرہ سے کی جاتی ہے۔

تمت بالخیر

(33) صحیح البخاری، کتاب الطب، باب العین حق، حدیث 5740، الجز 4، الصفحۃ 44، دار احیاء التراث العربی بیروت